ایمان کے ستتر (۷۷) شعبوں سے متعلق نصوص قرآنی، احادیث نبویہ، صحابہ کرامؓ، تابعین وتبع تابعین اور صلحاء امت وصوفیائے کرام کے آثار، اقوال واشعار پر مشتمل (۱۱۲۶۹) روایات کا جامع ومفصل انسائیکلوپیڈیا

شعب الایمان اردو

امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقیؒ

۳۸۴ —— ۴۵۸

اردو ترجمہ

مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل

(6)

دار الاشاعت
اردو بازار ۰ کراچی

ایمان کے ستتر (۷۷) شعبوں سے متعلق نصوصِ قرآنی، احادیثِ نبویہ، صحابہ کرامؓ، تابعین وتبع تابعین اور صلحاء امت وصوفیائے کرام کے آثار، اقوال واشعار پر مشتمل (۱۱۲۶۹) روایات کا جامع ومفصل انسائیکلو پیڈیا

شعب الایمان اردو

امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقیؒ

۳۸۴ ——— ۴۵۸

جلد ششم

اردو ترجمہ

مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل صاحب

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : اکتوبر ۲۰۰۲ء علمی گرافکس
ضخامت : 456 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو از راہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

.... ملنے کے پتے ....

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

Azhar Academy Ltd.
54-68 Little Ilford Lane
Manor Park, London E12 5QA

امریکہ میں ملنے کے پتے

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

ایمان کا پچاسواں شعبہ

تمسک بالجماعۃ

جس طریقے پر مسلمان جماعت ہو اسی کے ساتھ تمسک کرنا (یعنی اس کو مضبوطی سے تھامنا)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعاً و لاتفرقوا. (آل عمران ۱۰۳)

مضبوطی کے ساتھ اللہ کی رسی کو تھام لو اجتماعی طور پر اور مت بکھرو (تفرقہ نہ کرو)۔

۷۴۹۳:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے ان میں جو اس نے پڑھی مالک پر سہیل بن ابوصالح سے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو خبر دی جریر نے ان کو سہیل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے واسطے تین چیزوں کو پسند کیا ہے اور تین کو تمہارے لئے ناپسند کیا ہے۔ یہ کہ تم اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہ کرو۔ اور یہ کہ تم سب کے سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو جدا جدا نہ ہو۔ اور یہ کہ تم اس شخص کی خیر خواہی کرو جو تمہارے معاملے کا ولی اور حکمران بنے۔ اور ناپسند کیا تمہارے واسطے قیل قال کو۔ کثرت سوال کو۔ اضاعت مال کو۔

۱.....قیل قال سے مراد غیر ضروری بات اور بحث کرنا۔

۲.....بلاوجہ مسئلے پوچھنا اور کٹ حجتی کرنا۔

۳.....مال ضائع کرنا اسراف۔

مالک کی روایت میں **و لاتفرقوا** کے الفاظ نہیں ہیں۔ اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے جریر کی حدیث سے۔

پانچ احکامات:

۷۴۹۴:.....ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابان بن یزید نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو زید بن سلام نے ان کو ابوسلام نے ان کو حارث اشعری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

میں تمہیں پانچ باتوں کا حکم کرتا ہوں ان پانچ کا اللہ نے مجھ کو بھی حکم دیا ہے۔ (۱) جماعت (۲) سمع (۳) اطاعت (۴) عبادت (۵) جہاد فی سبیل اللہ۔ جو شخص جماعت سے ایک بالشت جدا ہو گیا اس نے اسلام کا حلقہ اور کڑا گردن سے اتار پھینکا، یا ایمان کا اپنی گردن سے، یا ایمان کا اپنے سر سے مگر یہ کہ وہ رجوع کر لے اور وہ شخص جو جاہلیت کا دعویٰ کرے (یا جاہلیت کی پکاریں پکارے) پس وہ جہنم کا ایندھن ہے۔ کہا گیا یا رسول اللہ! اگر چہ وہ شخص نماز پڑھے اور روزہ بھی رکھے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں اگر چہ نماز پڑھے اور روزہ بھی رکھے۔ تم لوگ اللہ کی پکار پکارو جس کے ساتھ اس نے تمہارا نام رکھا تھا۔ مسلمین۔ مؤمنین۔ عباد اللہ۔

(۷۴۹۳).....أخرجه مسلم (۱۷۱۵) و مالک فی الکلام (۲۰) من طریق سهیل بن أبی صالح عن أبیه عن أبی هریرة مرفوعاً.

(۷۴۹۴).....إسناده صحیح أخرجه أحمد (۳۴۴/۵) و الترمذی (۲۸۶۳) وقال أبو عیسی: (هذا حدیث حسن صحیح غریب)

عصبیت کے پرچم تلے:

۷۴۹۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن عبداللہ ترقفی نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو سفیان نے ان کو یوسف بن عبید نے ان کو غیلان بن جریر نے ان کو زیاد بن ابورباح قیسی نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص (امیر وخلیفہ) کی اطاعت سے نکل جائے اور (مسلمانوں کی) جماعت سے جدا ہوجائے، پھر وہ اسی حالت پر مرجائے تو یہ موت جاہلیت کی موت ہے۔ اور جو شخص میری امت سے نکل گیا امت کے کسی نیک یا بد کے ظلم کرنے کی وجہ سے اس نے نہیں شرم کی۔ یا۔ کہا تھا نہیں لحاظ کیا امت کے مؤمن کے۔ اور اس نے ذی عہد سے بھی وفا نہیں کی وہ مجھ سے نہیں ہے (ذی عہد خلیفہ وامیر جس کی بیعت کر کے اس نے اطاعت کا عہد کیا تھا) اور جو شخص اندھی تقلید (یا اندھے پن) کے جھنڈے تلے مارا گیا جو عصبیت کے لئے غصہ ہوا اور عصبیت کی نصرت کی اور عصبیت کی دعوت دی۔ اس کا قتل جاہلیت ہے۔

یا یوں کہا تھا کہ اس کی موت جاہلیت کی موت کی طرح ہے۔ یہ شک ابومحمد کا ہے۔

(جاہلیت اسلام سے پہلے دور کا نام ہے عصبیت کے پرچم تلے مرنے والے کی موت کو جاہلیت کی موت کہنے کا مطلب یہ ہے اس کی موت حرام موت ہے اسلام میں جس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔) (مترجم)

۷۴۹۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن محمد صیرفی نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو حجاج بن منہال نے ان کو مہدی بن میمون نے ان کو غیلان بن جریر نے ان کو زیاد بن رباح نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص (خلیفہ وامیر کی) اطاعت سے نکل گیا اور جماعت کو چھوڑ گیا اس کے بعد وہ مر گیا وہ جاہلیت کی موت مرا۔ اور جو شخص اندھے پرچم تلے مارا گیا (یعنی تقلید میں) جو عصبیت کے لئے جذباتی ہوتا ہے اور عصبیت کے لئے لڑتا ہے وہ مجھ سے نہیں ہے اور جو شخص نکلا (جس نے خروج کیا) میری امت کے خلاف اس نے مارنا شروع کیا امت کے نیک کو بھی اور بد کو بھی امت کے مؤمن کا لحاظ بھی نہیں کیا اور نہ اس کے ذی عہد کے ساتھ وفا کی (نہ اس نے وعدہ پورا کیا کسی سے) اور نہ وفا کی اس شخص کے ساتھ جس سے عہد کر رکھا ہے پناہ دے رکھی ہے اس کو بھی مارتا ہے) وہ شخص مجھ سے نہیں ہے اس کو مسلم نے حدیث مہدی بن میمون سے ذکر کیا ہے۔

امیر کے ناپسندیدہ رویہ پر صبر کیجئے:

۷۴۹۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن ابوبکر اھوازی نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو حجاج بن منہال نے اور عارم نے اور سلیمان بن حرب اور مسدد نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی حماد بن زید نے جعد بن ابوعثمان سے وہ کہتے ہیں کہ کہا مسدد نے ان کو خبر دی حماد بن زید نے ان کو جعد نے ان کو ابوعثمان نے ان کو ابورجاء عطاردی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے امیر سے کوئی ایسی بات دیکھے (یعنی ایسا رویہ) جس کو وہ پسند نہ کرے۔ تو اسے چاہئے کہ وہ صبر کرے اس لئے کہ جو شخص بھی جماعت سے ایک بالشت بھر بھی دور مر جاتا ہے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔

۷۴۹۸:......فرمایا کہ ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو مسدد نے ان کو عبدالوارث نے ان کو جعد نے ان کو ابوعثمان نے ان کو

(۷۴۹۵)...... اخرجه مسلم في الإمارة (۵۳) وأحمد (۳۰۶/۲ و ۴۸۸) والنسائي (۱۲۳/۷)

(۷۴۹۶)...... اخرجه مسلم في الإمارة (۵۴) وراجع تعليقنا السابق.

(۷۴۹۷)...... اخرجه البخاري (۷۰۵۴) و (۷۱۴۳) ومسلم في الإمارة (۵۵) و (۵۶) والدارمي (۲۴۱/۲) وأحمد (۲۷۵/۱، ۲۹۷ و ۳۰۱) والبيهقي (۱۵۷/۸) وابن أبي عاصم مختصراً (۱۱۰۱) من طريق الجعد أبي عثمان به.

ابورجاء نے ان کو ابن عباس نے ان کو حدیث کو مرفوع کیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پھر حدیث ذکر کی ہے۔
اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابونعمان عارم نے حماد سے۔

اطاعت امیر پر اجر:

۷۴۹۹:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابو اسماعیل ترمذی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو خبر دی عبداللہ بن سالم نے ان کو خبر دی محمد بن ولید بن عامر نے ان کو فضیل بن فضالہ نے یہ حبیب بن عبید نے حدیث بیان کی ہے انہوں نے مقدام سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اپنے امیروں کی اطاعت کرو۔(یعنی حکمرانوں کی) اگر وہ تمہیں حکم دیں اس کا جو کچھ میں تمہارے پاس لے کر آیا ہوں۔(دین) بے شک ان کو (تمہارے لئے دینی حکم کرنے پر) اجر ملے گا اور تمہیں ان کی (دینی امور میں) اطاعت کرنے پر اجر ملے گا اور اگر وہ تمہیں ایسی چیز کا حکم دیں جو میں تمہارے پاس لے کر نہیں آیا ہوں تو وہ (غیر دینی امور کا) حکم کرنا ان کے اوپر وبال ہوگا اور تم اس سے بری ہوں گے۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے ملو گے تو تم کہو گے کہ اے ہمارے رب! ظلم نہیں ہے یعنی ہم نے زیادتی نہیں کی تھی اور وہ کہیں گے اے ہمارے رب، ہم نے زیادتی نہیں کی تھی۔ آپ نے ہماری طرف رسول بھیجے تھے ہم نے رسولوں کی اطاعت کی تھی تیرے حکم کے ساتھ، اس کے بعد آپ نے ہمارے اوپر ان کے خلیفے اور جانشین بھیجے تھے ہم نے ان کی بھی اطاعت کی تھی تیری اجازت کے ساتھ، اور آپ نے ہمارے اوپر امیر و حکمران بنائے تھے ہم نے ان کی اطاعت کی تھی تیری اجازت کے ساتھ۔ وہ فرمائے گا کہ تم نے سچ کہا وہ ذمہ داری ان پر ہے اور تم اس سے بری ہو۔

حاکم و رعایا کی ذمہ داری:

۷۵۰۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن بشار نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو شعبہ نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو علقمہ بن وائل نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ سلمہ بن یزید جعفی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور فرمایا کہ اے اللہ کے نبی یہ فرمائیے کہ اگر ہمارے اوپر امیر و حکمران کھڑے ہو جائیں۔ وہ ہم سے اپنا حق مانگیں (یعنی اطاعت) اور ہمارا حق ہمیں نہ دیں (یعنی ہماری حفاظت نہ کریں وغیرہ وغیرہ) تو آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سائل سے منہ پھیر لیا اس نے دوبارہ سوال کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر آپ نے منہ پھیر لیا پھر اس نے جب دوسری یا تیسری بار پوچھا تو اشعث بن قیس نے اس کے دامن کو پکڑ کر کھینچا یعنی منع کیا سوال کرنے سے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اسمعوا و اطيعوا فانما عليه ماحمل و عليكم ما حملتم.

تم اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو بے شک وہ اس چیز کا ذمہ دار وہی ہے جس کا وہ ذمہ دار بنایا گیا اور تمہارے اوپر وہ لازم ہے جس کی تم ذمہ داری دیئے گئے ہو۔ (کیونکہ ان پر ان کا بوجھ ہے اور تم پر تمہارا بوجھ۔)

(۷۴۹۹).....حديث حسن قال في المجمع (۵/۲۲۰) رواه الطبراني وفيه إسحاق بن إبراهيم بن زبريق وثقه أبو حاتم وضعفه النسائي وبقية رجاله ثقات ورواه ابن أبي عاصم في السنة (۱۰۴۸) من طريق أبي تقي عبدالحميد بن إبراهيم ثنا عبدالله بن سالم ثنا الزبيدي ثنا الفضيل بن فضالة به.

قال الحافظ في التقريب أبو تقي عبدالحميد بن إبراهيم صدوق إلا أنه ذهبت كتبه فساء حفظه.

فالحديث بمجموع هذين الطريقين حسن إن شاء الله.

(۷۵۰۰).....أخرجه مسلم (۱۸۴۶) والبيهقي (۱۵۸/۸)

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن بشار سے۔

۷۵۰۱:......اور ہم نے حذیفہ بن یمان کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ کی کئی احادیث میں ان ائمہ وخلفاء کے بارے میں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے ساتھ ہدایت نہیں پکڑیں گے اور آپ کی سنت کو اپنا معمول نہیں بنائیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ تم ان کا حکم سننا اور امیر کی اطاعت کرنا اگر چہ وہ تیری پیٹھ پر مارے اور تیرا مال چھین لے پس تم سنو اور اطاعت وفرمانبرداری کرو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کے حکمران:

۷۵۰۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو احمد بن سہل نے وہ کہتے ہیں اور ہمیں خبر دی ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے محمد بن بشار نے ان کو معاذ بن ہشام نے ان کو ان کے والد نے ان کو قتادہ سے ان کو حسن نے انہوں نے ضبہ بن محصن سے انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا عنقریب تمہارے اوپر میرے بعد کچھ امیر مقرر کئے جائیں گے ان میں سے بعض کو تم پہچانو گے اور بعض کو نہیں پہچانو گے جو شخص ناپسند کرے گا بری ہوگا اور جو شخص انکار کرے گا وہ بچ جائے گا مگر جو راضی ہوا اور تابع داری کی۔

لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم ان کے ساتھ قتال نہ کریں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے ہیں حضرت قتادہ فرماتے ہیں۔ یعنی جس شخص نے اپنے دل سے انکار کیا اور اپنے دل سے ناپسند کیا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن بشار کی حدیث سے۔ اور ہم نے ایک دوسری وجہ سے روایت کی ہے حسن سے کہ انہوں نے فرمایا جس نے اپنی زبان سے انکار کیا وہ بری ہوا اور تحقیق اس کا زمانہ چلا گیا اور جس نے اپنے دل سے ناپسند کیا تحقیق اس کا یہی زمانہ آ گیا۔

۷۵۰۳:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو عمرو بن سنان نے ان کو احمد بن ابوشعیب حرانی نے ان کو ابو موسیٰ بن اعین نے ان کو سفیان نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے ان کو ابوالبختری نے وہ کہتے ہیں۔ حضرت حذیفہ سے کہا گیا کیا کہ کیا تم معروف کا حکم نہیں کرتے اور منکر سے نہیں روکتے؟ انہوں نے کہا کہ بے شک امر بالمعروف کرنا اور نہی عن المنکر کرنا بہت اچھی بات ہے لیکن یہ سنت نہیں ہے کہ تم اپنے امام وامیر پر ہتھیار اٹھالو۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا تبصرہ:

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ امام یعنی خلیفہ وامیر عادل کی اطاعت واجب ہے اور اس کی مخالفت کرنا حرام ہے اور اس کے عہد پر اور عقد بیعت پر قائم رہنا فرض ہے اور ظالم خلیفہ وحکمران کے بارے میں جس نے یہ قول کیا ہے کہ فاسق ہونا امامت وخلافت کے منافی نہیں ہے اس نے ان مذکورہ احادیث کے ظاہر سے حجت پکڑی ہے اور کہا ہے کہ یہ احادیث اطاعت کے واجب کرنے پر ناطق ہیں عادل کے لئے بھی اور ظالم کے لئے بھی اور اس نے اس میں تفصیلی کلام کیا ہے۔

اور جس نے یہ قول کیا ہے کہ فاسق ہونا امامت کے منافی ہے۔ اس نے یہ کہا ہے کہ امام ظالم کا ذکر امام عادل کے ذکر سے منفرد اور الگ ہے۔

(۷۵۰۱)......أخرجه مسلم في الإمارة (۵۲) وأبو داود (۴۲۴۴)

(۷۵۰۲)......أخرجه مسلم في الإمارة (۶۲) و (۶۳) وأبو داود (۴۷۶۰) و (۴۷۶۱) والترمذي (۲۲۶۵) وأحمد (۲۹۵/۶ و ۳۰۲ و ۳۲۱) من طريق الحسن عن ضبة بن محصن العنزي عن أم سلمة مرفوعاً

مگر یہ ہے کہ امام ظالم حکمران ہے محض اپنے حکم کی صورت میں اور اپنے ظاہر حال کے اعتبار سے اس لحاظ سے نہیں کہ وہ امام عادل کی طرح مطلقا امام ہے۔ اور ہم نے سمجھ لیا ہے کہ خلیفہ غیر عادل سے الگ تھلگ ہو جانا اور اس کی اطاعت چھوڑ دینا جب جماعت کو نقصان پہنچائے بغیر ممکن نہ ہو تو اس کی اطاعت واجب ہے اور اس بات میں دلیل ہے اس چیز کی کہ اس الگ ہونا اطاعت کا چھوڑ دینا جب نقص جماعت کے بغیر ممکن ہو تو اس کی مفارقت واجب ہے (یعنی اس کو چھوڑنا اور الگ ہونا۔)

اور مفارقت جماعت کا معنی یہ ہے کہ جمہور جب یہ سمجھتے ہوں کہ امام کا فسق ایسا ہے جو اس کی امامت کا منافی نہیں ہے اور دوسرے کچھ لوگ ایسے ہوں جو یہ کہیں اس کا فسق امامت کے منافی ہے، تو اس مختصر سی جماعت اور گروہ کو چاہئے کہ وہ اس بھید کو ظاہر نہ کریں جو ان کے دلوں میں ہے، اس لئے کہ جمہور ان کی مخالفت کریں گے اور ان کی رائے کو روک دیں گے جس کی وجہ سے یا تو تفرقہ پڑے گا یا پھر امام کی طرف سے ان کو نقصان پہنچے گا کیونکہ اس کو جمہور کی حمایت حاصل ہوگی۔ لہٰذا وہ انجام و نتیجے کے اعتبار سے ایسی آزمائش اور ایسی مصیبت میں گرفتار ہو جائیں گے جس کا مقابلہ کرنے کی ان کو سکت نہیں ہوگی اور یہ چیز ایسی ہے جس سے وہ منع کئے گئے ہیں یہ چیز ان کے لئے ممنوع ہے۔

اور اسی طرح ہے یہ بات کہ اگر اہل رائے یہ سمجھتے ہیں کہ امام و خلیفہ کا فسق ایسا ہے جو کہ اس کی امامت کے منافی ہے۔ مگر وہ ایسے ہیں کہ اس کی مخالفت کرنا ان کے لئے ممکن نہیں ہے، اس لئے کہ فوج اور لشکر انہوں نے ترتیب دیا ہے۔ اگر وہ ان لشکریوں کے آگے اپنی رائے کا اور اپنی خواہش کا اظہار کرتے ہیں تو پریشانی کا اختلاف و انتشار کا شکار ہو جائیں گے اور فوجی لشکر پھر جائیں گے ان سے۔ جس کے نتیجے میں فتنہ برپا ہو جائے گا۔ لہٰذا ایسی صورت میں ان کے لئے سبیل یہ ہے کہ وہ خاموشی اختیار کر لیں اور جماعت کو لازم پکڑیں۔

اس کے بعد شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے تفصیل کے ساتھ کلام کیا ہے۔ اس بارے میں کہ خلیفہ اگر نماز قائم کرے تو اس کے پیچھے نماز ادا کرنا اور اگر زکوۃ و صدقات وصول کرے تو اس کے پاس جمع کرنا۔ اور وہ جس کو قاضی مقرر کرے اس کے پاس فیصلے لے جانا اور اس سے فیصلے کروانا، اور اگر وہ اعلان جہاد کرے تو اس کے ساتھ مل کر اس کی ماتحتی میں جہاد کرنا کفار کے ساتھ۔ اگر چہ اس کو اس کی طرف ادا کرنے یا اس کے ماتحتی میں ادا کرنے میں ادا کی ہوئی چیز کی توہین بھی ہو مثلاً قصداً قتال ہے، اور اگر امیر کا ارادہ ادا کروانے میں اس چیز کو اس کے حق سے ہٹا کرنا حق کرنے کا ہو تو، انسان اہل حق کی اعانت و امداد کرے ہاں مگر یہ کہ اہل حق بھی کمزور ہوں تو پھر اس کے ساتھ جہاد پر جانے سے بیٹھے رہنے کا کوئی حیلہ و بہانہ کرے اگر اس میں اس کا عذر مان لیا جائے تو ٹھیک ہے اور اگر اس کا عذر بھی نہ مانا جائے تو پھر وہ امام کے ساتھ نکلے اور تیر اندازی شمشیر زنی نیزہ باری کو باقی رکھے جس قدر استطاعت رکھے۔

اطاعت لازم ہے:

۷۵۰۴:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوبکر بن محمویہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمن زہری نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو علی بن محمد مصری نے ان کو روح بن فرج نے ان کو یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمن نے ان کو ابوحازم نے ان کو ابوصالح سمان نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

علیک با لطاعة

لازم پکڑو تم اطاعت کو۔

(۷۵۰۳)......(۱) فی ب (یخلعوہ)

(۷۵۰۴)......أخرجه النسائی (۷/۱۴۰) من طریق یعقوب بن عبدالرحمن بن وإسناده صحیح.

۷۵۰۵:......اور اھوازی کی روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: کہ تم اپنے اوپر لازم کرلو حکم سننے کو اور اس کی اطاعت کرنے کو اپنی خوشی میں بھی اور اپنی ناپسندیدگی میں بھی اپنی تنگدستی اور اپنی فراخ دستی میں اور اس صورت میں جب تجھ پر کسی کو ترجیح دی جائے۔

اس کو مسلم نے راویت کیا ہے سعید بن منصور سے اور قتیبہ نے یعقوب سے۔

۷۵۰۶:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو ابو معمر نے ان کو عبدالوارث نے ان کو محمد بن جحادہ نے ان کو ولید بن عبدالرحمٰن نے ان کو عبداللہ بن الہھی نے ان کو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امیر و حکمران ہوں گے (ایسے بھی) جن کی طرف دل مطمئن ہوں گے چمڑے جن کے لئے نرم ہو جایا کریں گے۔ اس کے بعد تمہارے اوپر ایسے حکمران آئیں گے جن سے دل تنگ ہو جائیں گے اور ان سے چمڑے (خوف سے) سکڑ جائیں گے۔ اور کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم ان لوگوں سے لڑیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک وہ نماز کو قائم کریں۔

۷۵۰۷:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ان کو یحییٰ بن یعلی نے ان کو ان کے والد نے ان کو غیلان نے ان کو قیس ہمدانی نے یعنی ابن وہب نے کہ انہوں نے سنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارے اکابر نے ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم اپنے حکمرانوں کے نہ تو نقائص کی بحث کریں نہ ان کے ساتھ دھوکہ کریں اور نہ ہی ان کی نافرمانی کریں اور یہ کہ ہم اللہ سے ڈریں اور یہ کہ ہم صبر کریں بے شک معاملہ قریب ہے۔

لوگوں کی اصلاح امیر ہی کے ذریعہ ممکن ہے:

۷۵۰۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو محمد بن عباس نے ان کو شریح بن نعمان نے ان کو محمد بن طلحہ نے ان کو لیث نے وہ کہتے ہیں کہ کہا علی بن ابو طالب نے۔ فرمایا لوگوں کی اصلاح امیر و حکمران ہی کرتا ہے خواہ نیک ہو یا بد ہو۔ لوگوں نے کہا یا امیر المؤمنین نیک تو اصلاح کرے گا مگر برا کیسے کرے گا؟ فرمایا کہ فاجر اور برے کے ذریعے اللہ تعالیٰ راستوں کو محفوظ بنائے گا۔ اس کے ذریعے دشمن کے ساتھ جہاد کیا جائے گا۔ اس کے پاس مال فئی کھینچ کر آئے گا اس کے ذریعے حدود قائم کی جائیں گی اس کے ذریعے بیت اللہ کا حج کیا جائے گا جس میں مسلمان امن کی حالت میں اللہ کی عبادت کریں گے یہاں تک کہ اس کا اجل آجائے۔

۷۵۰۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو ابوعمر بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو غسان بن مفضل نے ان کو معاویہ علائی نے ان کو عمر بن علی نے ان کو سفیان بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ ایاس بن معاویہ نے کہا لوگوں کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں۔ کہ ان کے راستے سفر کے لئے محفوظ ہوں۔ ان کے فیصلوں کو ترجیح دی جائے یہاں تک کہ قاضی ان میں انصاف کرے اور ان کے لئے پل باندھے جائیں جو ان کے اور دشمن کے درمیان ہوں ان امور کو جب بادشاہ قائم کر دے تو اس کے ماسوا کو لوگ اپنے ذمے لے لیں گے اور جس کو بادشاہ ترجیح دے اور دیگر ہر چیز جس کو وہ ناپسند کریں گے سب برداشت کرلیں گے۔

۷۵۱۰:......ہمیں خبر دی ابومنصور عبدالقاہر بن طاہر فقیہ نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن احمد براری نے ان کو حسن بن علی طوسی نے ان کو زبیر بن بکار نے ان کو مبارک طبری نے اس نے سنا ابوعبداللہ وزیر سے اس نے سنا ابوجعفر امیر المؤمنین المنصور سے وہ اپنے بیٹے المہدی منصور سے کہتے

(۷۵۰۵)......أخرجه مسلم (۱۸۳۶)

(۷۵۰۶)......في الأصل عليهم والتصحيح من مسند أحمد

ہیں اے ابوعبداللہ جب بھی کسی معاملے کا ارادہ کرو تو اس میں خوب غور وفکر کرو بے شک عاقل کی سوچ اس کا آئینہ ہوتی ہے اس کو اس کا اچھا و برا دکھاتی ہے۔ اے ابوعبداللہ خلیفہ کی اصلاح تقویٰ کرتا ہے بادشاہ کی اصلاح اطاعت کرتی ہے۔ رعایا کی اصلاح عدل وانصاف کرتا ہے سب لوگوں سے بڑا معاف کرنے والا وہی ہوتا ہے جو سزا دینے پر سب سے زیادہ قدرت رکھتا ہے سب لوگوں سے بڑا ناقص العقل وہ ہوتا ہے جو اپنے سے کمزور پر ظلم کرتا ہے۔

فصل:......جماعت کی اور اتفاق کی فضیلت، اختلاف اور تفرقہ کی کراہت وناپسندیدگی اور بادشاہ کی تعظیم وتکریم کے بارے میں احادیث

۷۵۱۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن شجاع صوفی نے جامع المنصور میں، ان کو ابوبکر بن انباری نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو حسین بن محمد مروزی نے ان کو زیاد بن علاقہ نے ان کو عرفجہ بن شریح نے اشجعی (له) نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عنقریب میرے بعد فتنے وفساد ہوں گے تم لوگ جس کو دیکھو کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں تفریق وجدائی پیدا کرتا ہے۔ حالانکہ وہ سب متفق ہیں پس اس کو قتل کر دو لوگوں میں سے وہ جو کچھ بھی ہو۔

صوفی کی روایت میں اسلمی کا ذکر نہیں ہے۔ اور کہا انہوں نے کہ روایت ہے عرفجہ بن شریح سے فقط اور اس کو نقل کیا ہے مسلم نے صحیح میں دوسرے طریق میں شیبان سے۔

۷۵۱۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی محمد بن احمد بن محمد بن زید عدل نے ان کو ابوالازہر محمد بن ازہر بن منیع نے ان کو عبدالحمید حمانی نے ان کو زیاد بن علاقہ نے ان کو عرفجہ اشجعی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب میرے بعد فتنے اور فساد ہوں گے تم جس شخص کو دیکھو کہ وہ جماعت سے جدا ہو گیا ہے پس گویا کہ اس نے میری امت میں مفارقت وجدائی ڈالی ہے۔ اس کو قتل کر دو خواہ وہ کوئی بھی ہو بے شک اللہ کی (تائید ونصرت والا) کا ہاتھ جماعت کے اوپر ہے۔

بے شک شیطان جماعت کی مفارقت کے ساتھ ٹھوکریں مارتا ہے (یعنی خوش ہو کر ناچتا ہے) ایک بار (علی) جماعۃ فرمایا تھا اور پہلے مع الجملۃ مذکور ہے اور ہمارے شیخ نے کبھی حمانی وزیادہ کے درمیان میں یحییٰ بن ایوب بجلی کوفی کے بغیر بھی بیان کیا۔

۷۵۱۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو حسن بن علویہ قطان نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو ابو یحییٰ حمانی نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو زیاد بن علاقہ نے پھر اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۷۵۱۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے اور ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے اور ابوعلی رود باری نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس بن یعقوب اصم نے ان کو ابوعتبہ احمد بن فرج نے ان کو بقیہ نے ان کو معان بن رفاعہ نے ان کو وہاب بن

(۷۵۱۱)......أخرجه مسلم في الإمارة (۵۹) وأبو داود (۴۷۶۲) وأحمد (۳۴۱/۴) والطيالسي (۱۲۲۴) والبيهقي (۱۶۸/۸) وابن حبان في الإحسان (۴۳۸۹) والديلمي في الفردوس (۳۴۳۴) والحاكم (۱۵۶/۲) وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبي.

(له)......في الأصل الأسلمي وما أثبتناه من التقريب.

(۷۵۱۴)......أخرجه ابن ماجه (۲۳۰) و (۳۰۵۶) والدارمي (۷۵۴/۱) وأحمد (۲۲۵/۳) و (۸۰/۴ و ۸۲) و (۱۸۳/۵) وإسناده حسن.